# سیکشن "ب"

## سوال - 2

کوئی سے 10 اجزا کے جوابات لکھیں۔

### جز - 1

حیدر آباد کے جلسے میں کیا غلط ......؟

حیدر آباد کے جلسے میں جب مرزا فرحت اللہ بیگ مولوی کریم الدین کے پانی پت سے دہلی آنے والے واقعے کو بیان کر رہے تھے تو ان کے ہاتھ کا اشارہ بار بار مولوی وحیدالدین سلیم کی طرف جا رہا تھا۔ مولوی وحیدالدین کے والد بھی پانی پت

سے دہلی آئے تھے اور مولوی کریم الدین کی
طرح کتابوں کا بیوپار کرتے تھے۔ مزید
یہ کہ مولوی وحیدالدین اور مولوی کریم الدین
کے ناموں میں مشابہت بھی تھی جس
کی وجہ سے جلسے میں موجود لوگوں کے ذہن
میں یہ غلط فہمی پیدا ہوئی کہ مولوی
کریم الدین ہی مولوی وحیدالدین کے والد تھے۔

---

جز - 2

ماسٹر الیاس کس طرح کے آدمی - - - - - ؟

ماسٹر الیاس نہایت سادہ اور نرم مزاج قسم
کے آدمی تھے۔ وہ ہر کسی کے ساتھ خلوص
سے پیش آتے تھے۔ انہیں دوسروں سے اپنا
مطلب نکالنے کے لیے ان کو دھوکا دینا
نہیں آتا تھا۔ ماسٹر الیاس کو زمانے کے ساتھ

چلنے کا ڈھنگ نہیں آتا تھا۔ لوگ ان سے دوستی کرنا اس لیے پسند نہیں کرتے تھے کیونکہ ماسٹر الیاس جیسے سیدھے سادھے شخص سے ان کو کوئی بھی فائدہ نہ پہنچنے والا تھا۔ ماسٹر الیاس جب بولتے تھے تو وہ گرامر اور روزمرہ کی غلطیاں کر بیٹھتے تھے۔ اگر لوگ ان سے زیادہ دیر تک باتیں کرتے تو وہ ماسٹر الیاس سے تنگ آجاتے۔ اس لیے کوئی ان سے دوستی کرنا پسند نہیں کرتا تھا۔

**جز-3**

محلے کے بزرگ کے سمجھانے پر راجہ ----؟

راجہ صاحب اور خواجہ صاحب کی بیگمات ہر روز جھگڑا کرتی تھیں جس کی وجہ سے محلے کے بزرگوں کو خدشہ ہوا کہ ان کی وجہ سے محلہ

بدنام ہو جائے گا۔ لہٰذا محلے کے ایک بزرگ نے
راجہ صاحب اور خواجہ صاحب کو درخواست کی
کہ وہ دونوں اپنی بیگمات کو سمجھائیں جس پر
راجہ صاحب نے جواب دیا کہ یہ عورتوں
کا معاملہ ہے۔ اس میں ہم مرد دخل نہ
ہی دیں تو بہتر ہے۔ اگر آپ اپنی بیگم سے
کہہ کر ان کو سمجھا دیں تو یہ بہتر ہوگا۔
آپس میں رکھے ہوئے برتن بھی ٹکرا کر
شور مچاتے ہیں۔ یہ دونوں تو پھر بھی عورتیں ہیں۔

اس سبق کا نام "ماسی" ہے جس کے
مصنف کا نام ندیم احمد قاسمی ہے۔

## جز - 4

سقراط کے مخالفین نے ان پر کیا الزام ۔ ۔ ۔ ؟

سقراط یونان کا مشہور فلسفی اور سکالر تھا۔ وہ اپنے شاگردوں کو فلسفے کے نازک اور پیچیدہ مسائل سمجھاتا تھا۔ جب سقراط کی شہرت میں اضافہ ہوتا گیا تو ان کے مخالفین نے ان پر الزام لگایا کہ سقراط نوجوانوں کے اخلاق کو خراب کر رہا ہے۔ وہ انھیں تعلیم دیتا ہے کہ وہ اپنے والدین کی نافرمانی کریں۔ مخالفین نے مزید یہ الفاظ لگایا کہ وہ نوجوانوں کو حکومت وقت کے خلاف بھڑکا رہا ہے۔ ان الزامات کی بنا پر سقراط کو سزائے موت دے دی گئی۔ جیل میں سقراط کو زہر کا پیالہ دے دیا گیا جس کے پینے سے اسکی موت ہو گئی۔

## جز۔ 5

رموز و اوقاف کی قسم تفصیلیہ . . . . ؟

# تفصیلیہ :-

**علامت :-** تفصیلیہ کی علامت :- ہے۔

**استعمال :-**

لفظ تفصیلیہ تفصیل سے نکلا ہے جس کے معنی تفصیل دینا ہے۔ یہ مندرجہ ذیل طریقوں سے استعمال ہو سکتا ہے۔

1) جب کوئی فہرست پیش کرنی ہو تو یہ علامت لگائی جاتی ہے۔

**مثال :-** لائبریری کے لیے خریدی گئی کتابوں کی فہرست یہ ہے :- بانگِ درا ، ضربِ کلیم ، بالِ جبریل۔

2) جب کوئی مثال پیش کرنی ہو۔

**مثال :-** مرکب اضافی وہ مرکب ...... مثلاً :- کوچۂ جاناں ، ظلمِ فلک وغیرہ

3) جب کسی واقعے کی تفصیل دینی ہو۔

مثال:- ذرا میری روداد سنو:- کل شام جب میں گھر۔ ۔ ۔ ۔ ۔

6

جز- 6

افسانہ کتبہ سے کیا اخلاقی سبق۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ؟

2

افسانہ کتبہ سے ہمیں یہ اخلاقی سبق حاصل ہوتا ہے کہ انسان اپنی خواہشات کو پورا کرنے کے لیے اپنی ساری زندگی محنت کرتا ہے۔ ان خواہشات کے پیچھے دوڑتے اس سے وہ سب کچھ بھول جاتا ہے جو اس کے پاس موجود ہوتا ہے۔ زندگی کی وہ تمام سہولتیں جو خدا نے اسے دی ہیں، انسان اسے بھول جاتا ہے اور اپنی خواہشات کو مکمل کرنے

پر توجہ دینا ہے۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ اس کی خواہشات مکمل ہوں، چاہے وہ کتنی بھی محنت کر لے۔ لہٰذا انسان کو چاہیے کہ خدا نے اسے جو کچھ عطا کیا ہے وہ اسی میں خوش ہو اور خوشی سے زندگی بسر کرے۔

## جز - 7

صنعتِ تجنیس تام کی تعریف کریں۔۔۔؟

## صنعتِ تجنیسِ تام:

**تعریف:** جب املا میں دو ایسے الفاظ استعمال ہوں جو املا کے لحاظ سے یکساں ہوں مگر ان کے معنی میں فرق ہو صنعتِ

تجنیس تام کہلاتا ہے۔

## مثال :

مندرجہ ذیل اشعار میں تجنیس تام استعمال ہوا ہے۔

1) چمن میں کسی نے ایسی نگاہ ڈالی آج
جو کھلکھلاتی ہے گل کی ہر ایک ڈالی آج

مندرجہ بالا شعر میں ڈالی دو مرتبہ استعمال ہوا ہے۔ پہلی مرتبہ نگاہ ڈالنا یعنی دیکھنا جبکہ دوسری مرتبہ بطور شاخ استعمال ہوا ہے۔

2) میں بلاتا ہوں اس کو مگر اے جذبۂ دل
اس پہ کچھ ایسی بن آئے کہ بن آئے نہ بنے

دوسرے مصرعے میں بن دو دفعہ استعمال ہوا ہے۔ پہلی دفعہ سے مراد کچھ ہو جانا ہے اور دوسری مرتبہ سے مراد بغیر ہے۔

3) ہے جنھیں میں ڈھونڈتا تھا آسمانوں میں زمینوں میں
وہ نکلے میرے ظلمت خانۂ دل کے مکینوں میں۔

پہلے مصرعے میں لفظ "میں" تین مرتبہ استعمال ہوا ہے۔ پہلی مرتبہ اس سے مراد وہ میں ہے جو خود کو ظاہر کرنے کے لیے استعمال ہو جبکہ دوسری اور تیسری مرتبہ میں سے مراد اندر ہے۔

## جز - 8

استدراکی جملے کی تعریف کریں۔ . . . ؟

### استدراکی جملہ:

تعریف:

وہ جملہ جس میں دو جملوں کا

آپس میں مقابلہ یا موازنہ کیا جائے ، استدراکی
جملہ کہلاتا ہے۔

## حروف:

استدراکی جملوں میں مختلف قسم کے
حروف دو جملوں کا آپس میں ملاپ کرتے
ہیں۔ اس میں لیکن ، مگر ، اور وغیرہ
استعمال ہوتا ہے۔

## مثال:

1) وہ وعدے تو کرتا ہے لیکن یاد نہیں رکھتا

اس جملے میں لفظ "لیکن" دو جملوں کو ملا دیا ہے۔

2) وہ دوست تو ہے مگر مصیبت کا ساتھی ہے۔

اس جملے میں لفظ "مگر" دو جملوں کو ملا دیا ہے۔

3) اتنا بڑا عالم اور اس قدر سنگ دل۔

اس جملے میں لفظ "اور" دو جملوں کو ملا رہا ہے۔

4) اتنی دولت ہونے کے باوجود احمد کنجوس ہے۔

اس جملے میں لفظ "باوجود" دو جملوں کو ملا رہا ہے۔

مندرجہ بالا جملوں میں دو جملوں کا آپس میں مقابلہ کیا گیا ہے۔ یہ سب استدراکی جملے ہیں۔

ج-9

نظم "بڑھے چلو" کا مرکزی خیال ۔ ۔ ۔ ؟

نظم "بڑھے چلو" میں شاعر اختر شیرانی نوجوانوں کو درس دے رہے ہیں کہ چاہے تمہارے سامنے کسی بھی قسم کی تکالیف پیش آئیں، تم اپنے وطن کی خاطر ہمیشہ آگے بڑھتے رہو اور ان تکالیف کا مقابلہ کرو۔ تم اس وطن کے مستقبل ہو، اس وطن کی ترقی کا انحصار تم پر ہے۔ اگر اس کی خاطر تمہیں اپنی جان بھی قربان کرنی پڑے تو بغیر کسی دیر کے اس وطن کے لیے اپنی جان قربان کر دو۔ ایک نوجوان کے لیے اپنے وطن پر جان قربان کر دینا بھی ایک عہد اور خوش قسمتی ہے۔ لہٰذا نوجوانوں کو ہمیشہ اپنے وطن کے لیے قربانی دینے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

جز - ۱۵

عبدالودود قمر کون تھے - - - - - ؟

عبدالودود قمر دائرہ ادبیہ کے ناظم اعلیٰ اور کرتا دھرتا تھے۔ وہ ایک اچھے شاعر تھے۔ صوبہ خیبر پختونخوا میں اردو ادب کو فروغ دینے میں ان کا ایک اہم کردار ہے۔ وہ ضیا جعفری کے بے تکلف احباب میں سے تھے۔ دائرہ ادبیہ کے تمام انتظامی امور وہی سنبھالتے تھے۔

دائرہ ادبیہ میں جو مصنفین شامل تھے، ان کی فہرست درج ذیل ہے:-

1) مظہر گیلانی
2) اسیر انور جیلانی
3) مرزا برلاس
4) مزمر تاتاری
5) عبدالودود قمر
6) خالص ملکی
7) ضیا جعفری

5

# سیکشن "ج"

## سوال 4

تشریح کریں۔

**شعر 1:-** جس دھج سے کوئی مقتل میں گیا، وہ شان سلامت رہتی ہے
یہ جان تو آنی جانی ہے، اس جان کی تو کوئی بات نہیں

**حوالۂ شعر:**

شاعر کا نام:- فیض احمد فیض
غزل کا نام:- غزل (زندان نامہ)

**مفہوم:**

انسانی جان تو فنا ہونے والی شے ہے، اس کی تو کوئی بات نہیں۔ مگر

جس شان و شوکت سے انسان اپنی موت کو قبول کرتا ہے، وہ ہمیشہ کے لئے زندہ رہتی ہے۔

**تشریح:**

اس شعر میں شاعر فیض احمد فیض انسانی زندگی کی حقیقت کو بیان کر رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ انسانی زندگی فنا ہونے والی شے ہے۔ آج نہیں تو کل، کل نہیں تو پرسوں، تمام انسانوں نے موت کا مزہ چکھنا ہے۔ کوئی بھی انسان موت سے نہیں بچ سکتا۔ شاعر کہتا ہے کہ اگرچہ انسان تو فنا ہو جائے گا لیکن وہ جس شان و شوکت اور رعب و جلال سے اپنی موت کو قبول کرتا ہوا مقتل کی طرف روانہ ہوتا ہے، وہ ہمیشہ کے لیے زندہ رہتی ہے۔ اس شان و شوکت کو کبھی بھی زوال نہ آئے گا۔

**شعر 2:-** گر بازی عشق کی بازی ہے جو چاہو لگا دو ڈر کیسا
گر جیت گئے تو کیا کہنا ہارے بھی تو بازی مات نہیں۔

## حوالۂ شعر:

شاعر کا نام:- فیض احمد فیضؔ
غزل کا نام:- غزل (زندان نامہ)

## مفہوم:

اگر جو بازی تم لگا رہے ہو، وہ عشق کی بازی ہے تو اسے بغیر کسی ڈر کے لگا دو کیونکہ اگر تم جیت گئے تو تمہارا محبوب صرف تمہارا ہو جائے گا اور اگر ہار گئے تو تمہارے عشق میں اضافہ ہو جائے گا۔

## تشریح:

اس شعر میں شاعر نے محبت کا ایک انوکھا اصول بیان کیا ہے۔ شاعر کہتے ہیں

کہ محبت ایک ایسا جذبہ ہے کہ اگر کسی کو
مل جائے تو اس کی محبت ہے اور اگر
نہ ملے تو اس کی محبت میں اور اضافہ ہو جاتا
ہے کیونکہ یہ انسانی فطرت ہے کہ اسے جو چیز
نہیں ملتی، اس کی نظر میں اس چیز کی قیمت
اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ اس لیے شاعر
کہتے ہیں کہ اگر تمہیں محبت کی بازی لگانی پڑے
اور اپنا سب کچھ قربان کرنا پڑا، تب بھی
یہ بازی لگا دو اور سب کچھ قربان کر دو
کیونکہ اگر تم جیت گئے تو ہمیشہ کے لیے
محبوب تمہارا ہو جائے گا اور اگر ہار گئے تو
تمہارے عشق کی شدت مزید بڑھ جائے گی۔

مفہوم سے تو جو مقصد ہے مگر اسکا ہاما
[illegible]

سوال - 3

اقتباس کی تشریح کریں۔

جز (الف):- چونکہ وہ ساری عمر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جاسوئی۔

## اقتباس کی تشریح:

## حوالۂ متن:

سبق کا نام :- فاقہ میں روزہ

مصنف کا نام :- خواجہ حسن نظامی

7

## سیاق و سباق:

یہ اقتباس ہمارے درسی سبق کے درمیان سے لیا گیا ہے۔ اس سے پہلے مصنف نے خوبصورتی کے ساتھ دہلی کی بے نظیر مسجد اور دہلی کی تباہی کا نقشہ کھینچا ہے۔ مصنف نے لکھا ہے کہ مرزا سلیم کو اس کی والدہ نے رمضان میں قلعہ میں گانے بجانے کی خطاؤں سے منع کیا تو وہ وقت گزاری کے لیے

جامع مسجد چلا گیا - وہاں دیکھتا ہے کہ
بہت سے لوگ بیٹھے ہیں اور اپنے اپنے
کام میں مصروف ہیں - مرزا سلیم نے دیکھا
کہ افطاری اور سحری کے وقت
سینکڑوں خوان شاہی قلعے اور امرا کے گھروں
سے آتے تھے جس سے کھانے کا بندوبست
ہوجاتا تھا - اس کے بعد مرزا شہ زور جو مرزا
سلیم کے بھانجے تھے بیان کرتے ہیں کہ
انگریزوں کے حملے کے بعد مسجد کے حالات
بدل گئے اور صرف غریب مسلمان وہاں آتے
تھے - مرزا شہ زور کو اپنی ماں، والدہ اور
بیوی کے ہمراہ قلعہ چھوڑ کر جانا پڑا -
راستے میں ڈاکوؤں نے ان کو لوٹ لیا -
آخرکار وہ ایک مسلمان میواتیوں کے گاؤں
پہنچے جہاں انھیں رہائش کے لیے جگہ دے
دی گئی تھی - میواتیوں نے مرزا
شہ زور اور اس کی عورتوں کو کام بھی دے
دیا جس کے عوض ان کو اناج ملتا تھا - ایک
رات سخت بارش ہوئی جس سے سارا غلہ

خراب ہوگیا۔ اس اقتباس کے بعد مصنف نے لکھا ہے کہ کچھ اناج گاؤں کے سردار نے ان کو دے دیا۔ کچھ اناج ابھی باقی تھا کہ رمضان شروع ہوگیا۔

کچھ روزے اچھے گزرے مگر بعد میں جب اناج ختم ہوگیا تو وہ فاقہ کرنے لگے۔ افطاری میں صرف پانی پیتے اور سحری بھی افطاری سے کرتے۔ کچھ دنوں کے بعد گاؤں والوں کی جمع کی ہوئی زکوٰۃ مرزا شہ زور کو دی گئی جس کو اس نے اپنی والدہ کو بتایا۔ اس کی والدہ نے مرزا کو بہت ڈانٹا لیکن پھر کہا کہ خدا ہی کو منظور ہے، اسے رکھ دو۔ زکوٰۃ کے پیسوں سے کھانے کا سامان لے آئے جس سے رمضان خیریت سے گزرا۔ پھر مہینوں بعد دہلی چلے گئے۔ وہاں بہن کا نکاح کر دیا اور والدہ کا انتقال ہوگیا۔

انگریز حکومت نے شہ زور کے لیے پانچ روپے ماہوار وظیفہ قرار کر لیا۔

تشریح :-

9

مرزا شہزور کی بیوی چونکہ شاہی خاندان سے تعلق رکھتی تھی اور ایک شہزادی تھی، اس لیے وہ ساری عمر ناز و نعمت میں پلی تھی۔ بچپن سے اس کی ہر خواہش کو پورا کیا جاتا۔ اس کا کام کرنے کے لیے نوکر موجود تھے۔ پوری زندگی کبھی کوئی تکلیف نہ اٹھانی پڑی تھی۔ اس لیے جب جنگ آزادی کے بعد مسلمانوں کو طرح طرح کی تکالیف پیش آئیں، تو وہ تکالیف بھی ان کو ہلاک کرنے کے لیے کافی تھیں۔ اس وقت تو خدا نے اس پر رحم کیا اور اس کی جان بچ گئی مگر بعد میں قلعہ چھوڑنا اور ایک غریب مسلمان معاشرے میں زندگی کی سہولتوں کے بغیر رہنا، یہ ایسی مشکلات تھیں جنھیں وہ برداشت نہ کر سکی۔ جب شدید بارش ہونے کی وجہ سے گھر میں پانی گھس آیا اور ہر چیز گیلی ہو گئی اور اسے بخار ہو گیا، تو پوری رات

اس نے شدید تکلیف میں کاٹی - ساری رات تڑپتی رہی اور جان دے دی - نہ اس کو گرم کرنے کے لیے آگ کا سامان تھا اور نہ بخار کو کم کرنے کے لیے کوئی دوائی وغیرہ تھی - چونکہ ایسے محلوں میں رہتے ہوئے دوائیوں کی عادت ہو چکی تھی، اس لیے وہ اس بخار سے فوت ہو گئی - صبح کے وقت جب میواتیوں کو اس کی خبر کی اطلاع ملی تو انھوں نے میت کو دفن کرنے کے لیے کفن اور باقی لوازمات کا انتظام کیا - دوپہر تک یہ شہزادی، جس سے سب کچھ چھین لیا گیا تھا، اس مسلمان میواتیوں کے غریب معاشرے کے قبرستان میں دفن کر دی گئی اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جا سوئی -

# سوال -5

مضمون لکھیں -

## پاکستان اور اسلامی اتحاد

**تعارف:**

ہمارا ملک پاکستان 14 اگست 1947ء کو برصغیر کے مسلمانوں اور سیاسی لیڈروں کی ان تھک محنت کی وجہ سے معرض وجود میں آیا - پاکستان کو قیام ایک اسلامی نظریے کی بنیاد ہوا - اس وجہ سے پاکستان کو اسلامی دنیا میں ایک اہم کردار حاصل ہے - پاکستان کے وجود میں آنے کے بعد اس کی خارجہ پالیسی میں اس بات کو بار بار زور دیا گیا کہ پاکستان اسلامی اتحاد کو اخوت دینا چاہتی ہے اور اسلامی ممالک کے ساتھ اچھے تعلق قائم کرنا چاہتی ہے -

## اسلامی ممالک:

دنیا میں اسلام ہر کونے میں پھیلا ہوا ہے۔ ہر ملک میں مسلمان رہتے ہیں اور اکثر ممالک میں مسلمان ملک کی اکثریت کہلانے کا حق رکھتی ہے۔ اسلام دنیا میں سب سے زیادہ تیزی سے پھیلنے والا مذہب ہے اور دنیا کی دوسری سب سے بڑی مذہب ہے۔ ان حقائق کو مدِنظر رکھتے ہوئے یہ کہا جاسکتا ہے کہ مختلف اسلامی ممالک کے درمیان اتحاد کو قائم رکھنا اور اچھے تعلقات بنانا وقت کی اشد ضرورت ہے۔

## پاکستان کا کردار:

پاکستان اسلامی اتحاد کو فروغ دینے میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔ مختلف اسلامی ممالک کے درمیان اچھے تعلق کو قائم رکھنے اور باہمی تعلقات کو فروغ دینے میں پاکستان اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ پاکستان مختلف طریقوں سے اسلامی اتحاد کو فروغ دے رہا ہے، جن میں چند درج ذیل ہیں۔

1) پاکستان دنیا کا پہلا اسلامی ایٹمی ملک ہے، اگر کسی بھی اسلامی ملک پر کوئی بیرونی طاقت حملہ آور ہو تو پاکستان اس کی مدد کرنے سے گریز نہیں کرے گی۔

2) پاکستان اسلامی ممالک کی تنظیم (OIC) میں مختلف اسلامی ممالک کے آپس کے تنازعات ختم کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے

3) پاکستان اپنی جغرافیائی اہمیت کی وجہ سے ایک اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ یہ وسطی ایشیا کے وہ ممالک جو زمین سے گھرے ہوئے ہیں، ان کو سمندری راستہ مہیا کرتا ہے جو انکی معاشی حالت کو بہتر کرتی ہے اور اس سے باہمی اتحاد میں اضافہ ہوتا ہے۔

**کارنامے:**

پاکستان نے کئی محاذوں پر اسلامی اتحاد کو فروغ دیا ہے۔ ایران اور عراق کی جنگ کے دوران پاکستان نے ان کے

Board Of Intermediate & Secondary Education Khyber Pakhtunkhwa
CONTINUATION SHEET

Fic. No. D106

بڑھتے ہوئے تنازعات کو بات چیت کے ذریعے ختم کرنے کی کوشش کی ہے۔ اسی طرح پاکستان نے کئی محاذوں پر افغانستان کی مدد کی۔ افغان مہاجرین کو پناہ دی اور افغانستان پر حملہ آور روس کے خلاف افغانیوں کی مدد کی۔ اسی طرح وسطی ایشیا کے ممالک مثلاً:- آذربائیجان وغیرہ کو بھی سمندری راستہ فراہم کیا۔

## اختتام :-

مندرجہ بالا بحث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ پاکستان اسلامی اتحاد میں ایک اہم کردار ادا کر رہا ہے اور اسے فروغ دینے کی بھرپور کوشش کر رہا ہے۔ پاکستان نے کئی محاذوں پر دوسرے اسلامی ممالک کی مدد کی اور ان کو سہارا دیا۔

اسلامی ممالک کے درمیان اتحاد قائم رکھنا
اسلام کی اشاعت اور بقا کے لیے ضروری
ہے۔ لہٰذا پاکستان کو چاہیے کہ وہ
ہر ممکن کوشش کرے تاکہ اسلامی اتحاد
کو فروغ دے تاکہ دنیا میں اسلام
ایک بار پھر غالب ہو جائے اور اسلام
ہر طرف پھیل جائے۔

KHYBER PAKHTUNKHWA

# Board Of Intermediate & Secondary Education Khyber Pakhtunkhwa

CONTINUATION SHEET

U-52

Fic. No. D106

(صرف بورڈ کے استعمال کیلئے) اُمیدوار یہاں کچھ نہ لکھیں

65

KHYBER PAKHTUNKHWA KHYBER PAKHTUNKHWA KHYBER PAKHTUNKHWA KHYBER PAKHTUNKHWA